احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 25 جولائی 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 25 جولائی 2014ء 26 رمضان 1435 ہجری 25 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 170

رویت ہلال

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

تم چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر روزے ختم کرو اور اگر کسی وجہ سے انتیس تاریخ کو چاند نہ دیکھ سکو تو 30 دن پورے کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب اذاراء یتم الہلال حدیث نمبر 1776)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 31/اکتوبر 2003ء میں حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا۔ ''اگر میرے بندے میرے وجود سے سوال کریں کہ کیونکر اس کی ہستی ثابت ہے اور کیونکر سمجھا جائے کہ خدا ہے۔ (خداتعالیٰ کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں) تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں بہت ہی نزدیک ہوں۔ میں اپنے پکارنے والے کو جواب دیتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی آواز سنتا ہوں۔ اور اس سے ہمکلام ہوتا ہوں۔ پس چاہئے کہ اپنے تئیں ایسا بناویں کہ میں ان سے ہمکلام ہوسکوں اور مجھ پر کامل ایمان لاویں تا کہ ان کو میری راہ ملے''۔ (لیکچر لاہور صفحہ 13 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 649)

اب ایک دعا پیش کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو لکھی تھی کہ یہ کریں۔ فرمایا، دعا یہ ہے:

اے رب العالمین! میں تیرے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا۔ تو نہایت ہی رحیم وکریم ہے۔ تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہوجاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہوجائے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما، رحم فرما، رحم فرما اور دنیا وآخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر ایک فضل وکرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ (آمین)

پھر ایک اور دعا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں کی کہ:

''اے اللہ! تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے تو خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی مخفی نہیں ہے۔ میں ایک بدحال، فقیر اور محتاج ہوں، تیری مدد اور پناہ کا طالب، سہا ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہوں۔ میں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں، تیرے حضور میں ایک گناہگار ذلیل کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینا کی طرح خوفزدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں جس کی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور جس کے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں۔ جس کا جسم تیرے حضور گرا پڑا ہے اور تیرے لئے اس کا ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ! تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول فرماتا ہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے۔ (میری دعا قبول فرما)۔

(الجامع الصغیر للسیوطیؒ۔ جز اول صفحہ 56 مطبوعہ المکتبۃ اسلامیۃ لائلپور۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد 11 صفحہ 174 مطبوعہ بیروت)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں اپنے پیاروں کی طرح دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔...... اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا حقیقی عبادت گزار بندہ بنائے۔ اس کی طرف جھکنے والے ہوں، اس سے مدد طلب کرنے والے ہوں، اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے، فضل فرمائے اور ہمیں ہماری زندگیوں میں احمدیت (۔) کی فتوحات کی اور دنیا پر غالب آنے کے نظارے دکھائے۔ اے اللہ! اس رمضان کی برکات سے ہمیں بے انتہاء حصہ دے۔ ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھ اور اپنے رحمت اور فضل کی چادر میں ہمیں ہمیشہ لپیٹے رکھ۔

(روزنامہ الفضل 19/اکتوبر 2004ء)

درس القرآن واختتامی دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 29 جولائی 2014ء کو لندن میں درس القرآن ارشاد فرمائیں گے اور اختتامی دعا کروائیں گے۔ یہ درس القرآن ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 4:30 بجے لائیو نشر ہوگا۔ نیز مورخہ 30 جولائی کو 2 بجے صبح اور 5:30 بجے صبح دوبارہ نشر کیا جائے گا۔ احباب اس سے استفادہ فرمائیں۔

اعمال کی اصلاح کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

تقویٰ پر چلنا، اپنے اعمال کی اصلاح کرنا، اپنے ایمان کے معیار بلند کرنا، یہ باتیں کوئی معمولی باتیں نہیں ہیں۔ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو اُس کی توقعات پر پورا اترنے کیلئے ہمیں پوری طرح سعی وکوشش کرنی چاہئے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو ہمیں انجام دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہر بدی سے ہمیں مکمل طور پر نفرت کا اظہار کرنا چاہئے۔

(روزنامہ الفضل 25 مارچ 2014ء)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تحریر فرماتے ہیں۔

برادرم مکرم کنور ادریس صاحب کراچی کو 23 جولائی 2014ء کو اچانک تیز بخار کے ساتھ Meningitis کا حملہ ہوا ہے۔ وہ آغا خان ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ طبیعت سخت خراب اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 27 جون 2014ء

س: خطبہ جمعہ میں بیان کئے گئے حضرت مسیح موعود کے دو الہام درج کریں۔

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کو دعویٰ سے پہلے بھی یہ الہام ہوا پھر آخر تک کئی مرتبہ ہوا کہ ''ینصرک رجال ......'' یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے۔ اور 1907ء میں اس کے ساتھ یہ بھی الہام ہے کہ ''یأتون من ......'' وہ دور دراز جگہوں سے تیرے پاس آئیں گے۔

س: حضور انور نے مکرم عبد الوہاب صاحب کا ذکر خیر کن تعریفی کلمات سے کیا؟

ج: یہ ہمارے پیارے بزرگ بھائی اور خلافت کے جاں نثار سپاہی خلیفہ وقت کے اشارے پر چلنے والے ہر فیصلہ جو خلیفہ وقت کی طرف سے آئے اسے شرح صدر سے قبول کرنے والے خلیفہ وقت کے چھوٹے چھوٹے حکم بلکہ خواہش کی تکمیل کیلئے بھی بے چین رہنے والے تھے۔ میں نے جب آٹھ سال سے زیادہ عرصہ گھانا میں ان کے ساتھ کام کیا اس وقت بھی خلافت کے ساتھ تعلق میں ایسا ہی انہیں دیکھا۔

س: مکرم عبد الوہاب صاحب کے خاندان میں احمدیت کن کے ذریعہ آئی؟

ج: فرمایا! ان کے خاندان میں احمدیت ان کے والد اور والدہ کے ذریعہ آئی تھی۔ ان کے والد سلیمان۔ کے۔ آدم (K.Adam) صاحب اور والدہ عائشہ اکواورو (Ayesha AkuaWoro) صاحبہ نے احمدیت قبول کی تھی۔

س: مکرم عبدالوہاب صاحب کا تعارف بیان کریں؟

ج: فرمایا! مکرم عبد الوہاب صاحب بروفئی ایڈور (Brofoyedru) گاؤں میں جو اشانٹی ریجن کے اڈانسی (Adansi) ڈسٹرکٹ میں ہے دسمبر 1938ء میں پیدا ہوئے تھے اور ابتدائی تعلیم انہوں نے یونائیٹڈ مڈل سکول سے حاصل کی اور احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں پڑھے۔ پھر زندگی وقف کر دی اور آپ کو 1952ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوا دیا گیا۔ 1960ء میں آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ واپس گھانا گئے اور وہاں آپ کا مختلف جگہوں پر بطور ریجنل مشنری تقرر ہوا۔ پھر سالٹ پانڈ گھانا میں جامعۃ المبشرین کے پرنسپل بنے۔ 1971ء میں بطور نائب امام بیت الفضل لندن تقرری ہوئی۔ 1975ء میں آپ کو امیر و مشنری انچارج گھانا مقرر کر دیا گیا اور تقریباً 39 سال وفات تک یہی خدمت سرانجام دیتے رہے۔

س: حضور انور نے قبولیت دعا کے حوالہ سے مکرم عبدالوہاب صاحب کا کون سا واقعہ بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! مرحوم جامعہ احمدیہ ربوہ میں جب زیر تعلیم تھے تو مکرم امری عبیدی صاحب تنزانیہ کے ساتھ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے پاس دعا کیلئے گئے۔ حضرت مولانا راجیکی صاحب نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ اور کہا تم بھی میرے ساتھ دعا میں شامل ہو۔ دعا کے بعد حضرت مولانا راجیکی صاحب کہنے لگے کہ میں نے دعا کرتے ہوئے کشفی حالت میں حضرت اقدس مسیح موعود کے دست مبارک کو آپ دونوں کے سروں پر رکھا ہوا دیکھا ہے جس کی تعبیر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کی برکت سے آپ کو کامیابی بخشے گا۔ چنانچہ کہتے ہیں ایسا ہی ہوا اور معجزانہ طور پر وہ پڑھائی آسان ہوگئی۔ تیاری آسان ہوگئی۔ جب امتحان دیا تو پرچوں کو بہت آسان پایا اور نتیجہ جب نکلا تو وہاب آدم صاحب اپنی کلاس میں پہلی پوزیشن پر تھے۔

س: اللہ تعالیٰ نے مکرم عبد الوہاب صاحب کو کن سعادتوں سے نوازا تھا؟

ج: فرمایا! آپ سب سے پہلے افریقن مرکزی مشنری، سب سے پہلے گھانین امیر و مشنری انچارج، سب سے پہلے افریقن احمدی جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح کی نمائندگی میں بطور امیر مقامی ربوہ بننے کی سعادت حاصل ہوئی، سب سے پہلے افریقن مرکزی مشنری جنہیں یورپ میں خدمت کی توفیق ملی، سب سے پہلے افریقن جنہیں مجلس افتاء کا اعزازی ممبر بننے کی توفیق ملی، مرکز کی نمائندگی میں مختلف ممالک جیسے کینیڈا، جرمنی، بینن، مالی، آئیوری کوسٹ، نائیجیریا، برکینا فاسو، لائبیریا، سیرالیون اور جمیکا کے دورہ جات کی توفیق ملی۔ ان کو (دین) اور رنگ و نسل میں امتیاز اور (دین) اور عیسائیت کے بارے میں ریسرچ اور مضامین لکھنے کی توفیق عطا ہوئی۔ ان کی والدہ کے نام پر انہوں نے ایک فاؤنڈیشن بھی جاری کی ہے جو ضرورت مندوں کی مدد کرتی ہے۔

س: مکرم عبدالوہاب صاحب کے دور امارت میں جماعت احمدیہ گھانا کو کیا ترقیات حاصل ہوئیں؟

ج: فرمایا! جماعت احمدیہ گھانا نے ان کے دور امارت میں اللہ کے فضل سے بڑی ترقی کی ہے۔ اللہ کے فضل سے مزید سکول کھلے۔ جماعت احمدیہ کے چار سو سے زائد سکول ہیں اس کے علاوہ ٹیچر ٹریننگ کالج، جامعۃ المبشرین، جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل نمایاں ہیں۔ اسی طرح سات بڑے ہسپتال ہیں دو ہومیو پیتھک کلینک ہیں جو گھانا میں خدمت کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ رفاہ عامہ کے کام جاری ہیں۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں جماعت کو غیر معمولی مقام ملا ہے۔ گھانا کی دو مشہور شاہراہیں جو ہیں ان پہ انہوں نے بڑی کوشش سے حضرت مسیح موعود کی بڑی بڑی تصویریں آویزاں کروائی ہیں اور ہر آنے جانے والا وہ دیکھتا ہے اور نیچے لکھا ہوا ہے۔ جس مسیح کے آنے کا انتظار تھا وہ آ گیا اور وہ یہ ہیں۔

س: اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو کون سے دنیاوی اعزازات عطا فرمائے؟

ج: فرمایا! ان کو جو دنیاوی اعزازات ملے وہ یہ ہیں کہ کوریا میں انٹر ریلیجئس Inter Religious اور انٹرنیشنل فیڈریشن فار ورلڈ پیس امریکہ کی طرف سے Ambassador for Peace، گورنمنٹ آف گھانا کی طرف سے ایک اہم ملکی اعزاز Companion of the Order of the Volta، 10 نومبر 2007ء کو یونیورسٹی آف کیپ کوسٹ نے پی۔ ایچ۔ ڈی کی اعزاز ڈگری سے ان کو نوازا۔

س: انٹرنیشنل سطح پر مکرم عبدالوہاب صاحب کی کیا ذمہ داریاں تھیں؟

ج: فرمایا! انٹرنیشنل سطح پر ان کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں۔ سینٹر فار ڈیموکریٹک ڈیویلپمنٹ گھانا Centre for Democratic Development (CDD),Ghana کے ممبر، Ghana Integrity Initiative کے وائس چیئرمین، National Peace Council کے ممبر، Co-Founder اینڈ نیشنل پریذیڈنٹ فار کونسل آف ریلیجنز اور نیشنل reconciliation کمیشن کے ممبر تھے۔

س: صدر مملکت گھانا کا مکرم عبدالوہاب کی بابت بیان درج کریں؟

ج: فرمایا! صدر مملکت گھانا کہتے ہیں کہ وہ ہماری قوم کا ایک عظیم الشان رہنما تھا۔ حکومت گھانا اس عظیم الشان رہنما کی وفات پر ان کے اہل خانہ اور احمدیہ مشن کے ساتھ غم میں برابر کی شریک ہے۔ ہم میں سے بہت سے مولوی وہاب آدم کو امن کی فضا پیدا کرنے کی کوششوں اور تعلیم کے فروغ کے لئے کی گئی کوششوں کو بھی فراموش نہ کر سکیں گے۔ جس امن کے قیام کے لئے انہوں نے کوشش کی تھی وہ ہمارے ملک میں قائم و دائم رہے۔

س: گھانا کونسل مذاہب برائے امن کے نائب چیئرمین کے تأثرات بیان کریں؟

ج: فرمایا! حاجی محمد گاڈو صاحب گورننگ کونسل اور گھانا کونسل مذاہب برائے امن کے نائب چیئرمین کہتے ہیں ہم نے (۔) کمیونٹی گھانا کا ایک بڑا ستون کھو دیا ہے۔ انہوں نے مختلف مذاہب کے درمیان روابط کے پل استوار کئے۔ مولوی وہاب آدم نہایت قابل عظیم اور اتحاد قائم کرنے والے رہنما تھے جنہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ خدمت انسانیت کے لئے صرف کیا۔

س: خلافت کی اطاعت کے بارہ میں مرحوم کے بیٹے کا بیان درج کریں؟

ج: فرمایا! حسن وہاب کہتے ہیں کہ والد صاحب خلافت احمدیت کے حقیقی وفا شعار تھے۔ ہر امر میں خلیفہ وقت سے ضروری رہنمائی حاصل کرتے تھے۔ بسا اوقات چھوٹی چھوٹی باتیں بھی خلیفہ وقت کی خدمت میں بغرض رہنمائی لکھتے۔

س: محنت کی عادت کے بارہ میں مکرم حسن وہاب صاحب کا بیان درج کریں؟

ج: فرمایا! محنت کی عادت کے بارے میں کہتے ہیں کہ بعض اوقات ہم نے دیکھا کہ فجر کی نماز کے بعد کام شروع کرتے اور سوائے نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے سارا دن اور ساری رات یہاں تک کہ اگلی فجر کا وقت آ جاتا کام میں مصروف رہتے۔ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں جب آپ بیماری کی وجہ سے زیادہ بیٹھ نہیں سکتے تھے تو انہیں لیٹ کر کام کرتے دیکھا ہے۔

س: اطاعت خلافت کے بارہ میں ڈاکٹر تاثیر صاحب نے مرحوم کا کون سا واقعہ بیان کیا؟

ج: فرمایا! ڈاکٹر تاثیر صاحب لکھتے ہیں کہ خلافت رابعہ میں ایک بار ایک غیر احمدی ریڈیوگرافر کی طرف سے ایکسرے پلانٹ لگانے کی تجویز ہوئی جس میں بظاہر ہسپتال کو فائدہ اور سہولت دکھائی دے رہی تھی۔ جب میں نے وہاب صاحب سے پوچھا تو کہنے لگے پہلے خلیفہ وقت سے اجازت لو پھر آگے بات چلانا۔ چنانچہ جب اجازت لی گئی تو اجازت نہیں ملی اور اس طرح بہت سی قباحتوں سے بچ گئے۔

س: مکرم عبد الوہاب صاحب کے حج کرنے کے بارہ میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حافظ مشہود صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ چند سال پہلے کہا تھا کہ افریقہ کے لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ احمدی حج نہیں کرتے اور غیر احمدیوں نے بڑی افواہیں پھیلائی ہوئی ہیں۔ اس لئے ہمارے مربیان کو حج کرنا چاہئے اس کے لئے ایک سکیم شروع کی تھی۔ تو مشہود صاحب کہتے ہیں کہ میں نے وہاب صاحب سے کہا کہ آپ مختلف لوگوں کے نام حج کے لئے پیش کرتے ہیں آپ خود کیوں نہیں جاتے۔ تو انہوں نے فوراً جواب دیا کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ ثالث کے زمانے میں میں نے حج پر جانے کا ارادہ کیا لیکن اس وقت غانا کے مذہبی امور کے وزیر نے بڑی مخالفت کی اور مجھے ویزہ نہیں لگنے دیا۔ کچھ عرصے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ان کی ملاقات ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ ویزہ نہ ملنے کی کیا وجوہات ہیں؟ وہاب صاحب نے یہ بتایا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کچھ دیر خاموش رہے۔ ان کو دیکھتے رہے اس کے

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام

علیك الصلوٰة علیك السلام

مذہبی دنیا کی تاریخ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کے لگ بھگ نبی تشریف لائے ہیں جن میں خداتعالیٰ کے ایک بہت ہی پیارے، اعلیٰ وارفع واکمل نبی، ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں 'اسوۂ حسنہ' ٹھہرایا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ دوسرے سب رسولوں اور نبیوں کا احترام اور ان کی تعلیمات کا احترام بھی ہم پر واجب ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے کہ ہم دوسرے تمام نبیوں اور رسولوں کی عزت وتکریم کریں اور یہ خصوصیت بھی صرف اور صرف دین حق ہی کو ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم پورے یقین کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب موازنہ کریں تو پتہ لگتا ہے کہ آپ ﷺ ہی ایک ایسے نبی ہیں جو تمام بنی نوع انسان کے لئے نمونہ ٹھہرائے گئے ہیں۔

شمائل ترمذی میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے اوقات کے تین حصے مقرر کئے ہوئے تھے۔

اول۔عبادتِ الٰہی۔یادالٰہی۔ذکرالٰہی

دوم۔عام خلق اللہ کی بھلائی بہتری۔تعلیم وتربیت

سوم۔اپنی ذات۔بیوی بچے۔رشتہ دار وغیرہ شامل ہیں۔

عبادت الٰہی، ذکر الٰہی اور یاد الٰہی میں آپؐ ہمارے لئے نمونہ ہیں۔آپؐ ہمیشہ نماز باجماعت کو ترجیح دیتے تھے اور آپؐ نے مسلمانوں کو بھی تعلیم و ترغیب دی کہ وہ نماز باجماعت ادا کریں آپؐ کو نماز کا کتنا زیادہ خیال تھا اس کے بارہ میں ابن ماجہ ابواب الوصیة میں حضرت علیؓ سے اور نسائی نے حضرت انسؓ سے اور مسند احمد نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت بیان کی ہے کہ

''آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک کے آخری الفاظ جبکہ آپؐ پر موت کا غرغرہ طاری تھا یہ سنے گئے کہ اے مسلمانو! میری آخری وصیت تم کو یہ ہے کہ نماز اور اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک کے بارے میں میری تعلیم کو مت بھولنا۔''

یہی آپؐ کا عملی نمونہ تھا۔ اور اسی عملی نمونہ کو اختیار کرنے کی آپؐ نے اپنی امت کو توجہ دلائی ہے اور انہی دونوں باتوں کی طرف سے بہت غفلت برتی جاتی ہے!

ذکر الٰہی کے بارے میں آپؐ نے مختلف اوقات میں اپنی امت کو توجہ دلائی اور ذکر الٰہی کے الفاظ سکھائے لیکن نماز خود ذکر الٰہی ہے۔ پھر قرآن مجید کو پڑھنا بھی ذکر الٰہی ہی ہے۔ پھر کم سے کم ذکر الٰہی کی طرف اس طرح توجہ دلائی کہ نماز سے فراغت کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ یہ کم سے کم ذکر الٰہی ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجمعہ میں کثرت سے ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے اور 33 مرتبہ ذکر کرنا تو کثرت میں نہیں آتا۔آپؐ کی زندگی کا ہر لمحہ یاد الٰہی، حمد الٰہی، ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گزرتا تھا۔آپؐ نے ہر موقعہ کی دعائیں سکھائی ہیں اور ہمارے لئے عملی نمونہ چھوڑا ہے مثلاً سونے کی دعا، جاگنے کی دعا، بازار جانے کی دعا، گھر میں داخل ہونے کی دعا، بیت الذکر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا، اذان کے بعد کی دعا، وضو کے بعد کی دعا، کھانے سے قبل اور بعد کی دعا۔ گویا ہر لمحہ ذکر الٰہی، یاد الٰہی، حمد الٰہی میں گزارنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

آپؐ کی وصیت کی دوسری بات یہ تھی کہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ بھلائی اور نرمی کا سلوک کرنا ہے۔ ایک واقعہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں یہ واقعہ مسلم کتاب الایمان باب اطعام الملوك میں ہے۔

حضرت معرور بن سویدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذرؓ کو ایک خوبصورت جوڑا پہنے ہوئے دیکھا ان کے غلام نے بھی ایسا ہی جوڑا پہن رکھا تھا میں نے تعجب سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا آنحضرت ﷺ کے زمانے میں انہوں نے اپنے غلام کو برا بھلا کہا اور اس کی ماں کے عیب بیان کر کے اسے شرم دلائی۔ آنحضورؐ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا تم میں جہالت کی رگ ابھی باقی ہے یعنی یہ جہالت کی حرکت ہے۔ یہ غلام تمہارے بھائی ہیں وہ تمہارے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری نگرانی میں دیا ہے۔ جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔ اپنے غلاموں سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ اگر تم کوئی مشکل کام ان کے سپرد کرو تو اس کام میں خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ اور ان کی مدد کرو۔

ترمذی کتاب الجہاد میں ایک روایت ہے کہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

''مجھے کمزوروں میں تلاش کرو یعنی میں ان کے ساتھ ہوں اور ان کی مدد کر کے ہی تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ کمزوروں اور غریبوں کی وجہ سے ہی تم خدا کی مدد پاتے ہو اور اس کے حضور سے رزق کے مستحق بنتے ہو۔''

اس مضمون کی ایک اور روایت بھی سنیں، یہ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''تین باتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں رکھے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ پہلی یہ کہ وہ کمزوروں پر رحم کرے۔ دوسری یہ کہ وہ ماں باپ سے محبت کرے۔ تیسری یہ کہ خادموں اور نوکروں سے اچھا سلوک کرے۔''

ہمارے معاشرہ میں یہ بہت کمی ہے کہ اپنے ماتحتوں، نوکروں، خادموں، سے اچھا سلوک نہیں کیا جاتا۔ بلکہ امراء کے بچے بھی اپنے نوکروں سے ایسی بے رحمی، سختی، زیادتی، بدخلقی اور بدتمیزی سے پیش آتے ہیں جس کو دیکھ کر اور سن کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ شائد اس گھر کے اخلاق کا دیوالیہ ہی نکل گیا ہے۔ ادھر نوکروں اور خادموں میں بھی محنت سے اور عمدگی سے اپنا کام کرنے کی عادت نہیں رہی وہ بھی دھوکہ دینے کی بیماری میں مبتلا رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

ایک دوسرے سے پیار، محبت، عزت احترام، عمدہ اخلاق سے پیش آنے کی تعلیم دیتے ہوئے آپؐ نے فرمایا:

'' ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے بڑھ چڑھ کر بھاؤ نہ بڑھاؤ۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے پیٹھ نہ موڑو یعنی بے تعلقی کا رویہ اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا۔ اس کی تحقیر نہیں کرتا۔ اس کو شرمندہ یا رسوا نہیں کرتا۔ آپؐ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تقویٰ یہاں ہے! یہ الفاظ آپؐ نے تین مرتبہ دہرائے پھر فرمایا انسان کی بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ ہر مسلمان کا مال۔ اس کا خون اور اس کی عزت وآبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔''

آپؐ نے یہ بھی فرمایا اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا شرف نہیں پہچانتا۔ یعنی ان کی عزت نہیں کرتا۔ اسی ایک حدیث پر عمل کر لیا جائے تو دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

معاشرہ کے کمزور طبقہ کے بارے میں گفتگو ہوتی ہے کہ ان سے نیک سلوک کرو۔ آپؐ نے فرمایا مجھے کمزوروں میں تلاش کرو۔ ایک اور طبقہ بلکہ معاشرہ کا کمزور طبقہ خواتین بھی ہے۔ خواتین کے ساتھ بھی بڑا ہی نازیبا اور ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔ دین حق سے قبل عورت کے بارے میں جو خیالات تھے آج بھی وہی جہالت والا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ پاکستان کے دوردراز کے علاقوں میں جہاں تعلیم کی کمی ہے۔ وہاں تو عورتوں کو تعلیم دلانا بھی جرم سمجھتے ہیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ عورتوں کی تعلیم وتربیت اور ان کی سوسائٹی میں بہتر پوزیشن بنانے کی کوشش فرمائی اور دلچسپی لی اور تلقین کی۔ ایک موقعہ پر فرمایا کہ علم حاصل کرنا مسلمان مرد اور عورت دونوں پر فرض ہے۔ دین حق ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے عورتوں کو وراثت میں حصہ دلوایا۔ عورتوں سے حسن سلوک کے بارے میں فرمایا تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل (بیوی) کے ساتھ بہترین سلوک کرتا ہے اور آپؐ کا اپنا عملی نمونہ یہ تھا کہ جب حضرت خدیجہؓ فوت ہوگئیں تب بھی ان کی سہیلیوں کو تحفہ یا گوشت وغیرہ ضرور بھجواتے تھے اور ہمیشہ حضرت خدیجہؓ کا ذکر فرماتے۔

مضمون کے آخر میں چند مختصر سی احادیث آپ کی خدمت میں رکھتا ہوں جو ہمارے لئے سراسر ازدیادِ ایمان اور ازدیادِ علم کا موجب ہوں گی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ ان پر عمل کرنے سے دنیا وآخرت میں بھلائی حاصل ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا:

1۔''بہترین زادِراہ تقویٰ ہے۔''

آج کل تقویٰ کی بہت کمی ہے خوفِ خدا اور خداتعالیٰ سے محبت بالکل اٹھ چکی ہے۔ اگر یہ پیدا ہوجائے تو بس سب کچھ آسان ہو جائے گا بلکہ لوگوں کے سارے مسائل کا حل یہی تقویٰ اور خداخوفی میں ہی ہے۔

2۔''جو ہمیں دھوکہ دے اس کا ہمارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔'' اس حدیث کا مطلب سمجھنے کی کوشش کریں۔ دھوکہ دہی تو اب معاشرہ میں عام ہوگئی ہے۔ ہر ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کی کوشش میں ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں یعنی وہ ایمان والا نہیں کہلا سکتا۔

3۔''سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔''

معاشرہ میں کتنے لوگ سچ بولتے ہیں اور کتنے لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ آپ خود اندازہ لگائیں۔

4۔''اپنی اولاد کی عزت کرو انہیں اچھے رنگ میں تربیت دو۔'' اس کی اہمیت سے کون انکار کرسکتا ہے۔

5۔''غیبت قتل سے زیادہ بری ہے۔''

غیبتوں نے انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑا۔ شائد کوئی کہے کہ غیبت ہوتی کیا ہے؟ آپؐ نے ہی اس کی تعریف فرمائی ہے کہ اپنے بھائی کا ذکر اس کی غیر حاضری میں اس رنگ میں کرنا کہ اگر وہ سنے تو اسے برا لگے۔ اگر وہ جھوٹ ہے تو اس نے اس پر بہتان باندھا اور اگر وہ درست ہے تو یہی غیبت ہے۔

6۔''راستہ سے کانٹا ہٹا دینا بھی نیکی ہے۔''

یعنی یہ بتایا گیا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی تم حقیر نہ سمجھو۔

بیاں کر دیئے سب حلال و حرام
علیك الصلوٰة علیك السلام

مکرم خالد احمد منہاس صاحب

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

ذاتی حالات

آپ کے حالات زندگی شیخ محمد ابن یحیٰ التدیفی الحنبلی نے اپنی کتاب القلائد الجواہر میں تحریر کئے ہیں۔ حضرت شیخ صاحبؒ کا اسم گرامی عبدالقادر، کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین تھا۔ اس لقب کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ کہیں جا رہے تھے کہ آپ نے ایک نہایت کمزور اور بوڑھے شخص کو دیکھا جو زمین پر گرا پڑا تھا۔ آپ نے آگے بڑھ کر اس کو اٹھایا تو وہ یکدم ایک جوان شخص بن گیا اور اس نے آپ سے کہا کہ اے عبدالقادر میں اسلام ہوں۔ تجھ سے پہلے میں اس ضعف کی حالت میں تھا اب تیرے ذریعے مجھے دوبارہ زندگی ملی ہے۔ چنانچہ آج سے تیرا نام محی الدین ہوگا۔ (یہ غالباً ایک تمثیلی واقعہ یا کشف ہے جس کا مطلب یہ تھا کہ آپ کے بےنظیر کارناموں کی وجہ سے اسلام کے ضعف میں طاقت آئے گی)

آپ کے والد ماجد کا نام نامی حضرت ابوصالح زنگی دوست صاحبؒ اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت بی بی ام الخیر فاطمہ صاحبہؒ تھا۔ آپ 1077ء کو رمضان المبارک کے مہینہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش ایران کے ایک قصبہ نیف، صوبہ گیلان میں ہوئی۔ جو کہ کیلان اور جیلان کے ناموں سے بھی موسوم ہیں۔ اسی لئے آپ کے نام ساتھ کبھی گیلانی، کبھی جیلانی، تو کبھی کیلانی لگایا جاتا ہے۔ آپ نے 8 ربیع الاول کی شام 1166ء میں 89 برس کی عمر میں وفات پائی۔ تاہم بعض روایات کے مطابق آپ نے 90 برس میں انتقال فرمایا اور بغداد میں اپنے ہی قائم کردہ مدرسہ میں مدفون ہیں۔ آپ کا خاندانی سلسلہ ماں اور باپ دونوں اطراف سے آنحضرت ﷺ سے جاملتا ہے۔ ددھیال کی طرف سے آپ حضرت حسنؓ اور ننھیال کی طرف سے حضرت حسینؓ کی نسل سے ہیں۔

آپ نے اپنی عمر کے 40 سال بھرپور طریقے سے اسلام کی خدمت میں گزارے۔ آپ کے ذریعہ سینکڑوں لوگ اسلام کی آغوش میں آئے۔ آپ نے مختلف تبلیغی ٹیمیں بنا کر باہر کے علاقوں میں مبلغین بھیجے۔ آپ نے برصغیر کا سفر 1128ء میں اختیار کیا اور ملتان شہر (حال پاکستان) میں قیام فرمایا۔

آپ کے والدین کا دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ

یہ واقعہ انتہائی متاثر کن ہے لہٰذا قارئین کے استفادے کے لئے اس کو یہاں درج کیا جا رہا ہے۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے والد محترم جو کہ اپنی نیکی، پرہیزگاری اور تقویٰ کی وجہ سے جانے جاتے تھے۔ ایک روز دریا کے کنارے چہل قدمی فرما رہے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ دریا میں ایک سیب بہتا ہوا آ رہا ہے۔ آپ نے وہ سیب اٹھا کر کھا لیا۔ لیکن کھانے کے بعد اس بات کا شدت سے احساس ہوا کہ آپ سے یہ جو بلااجازت سیب کھانے کا فعل سرزد ہوا ہے وہ مناسب نہیں اور فکرمند ہوئے۔ اپنی اس غلطی کے ازالے کے لئے آپ نے اس سیب کے مالک کی تلاش شروع کی اور بالآخر ایک باغ میں پہنچے جہاں اس کے مالک حضرت عبداللہ سوامی الزاہدؒ تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوصالحؒ نے بلااجازت سیب کھانے کا واقعہ بتا کر ان سے معافی طلب کی۔ مگر حضرت عبداللہؒ نے اس شرط پر آپ کو معافی دینے کی رضامندی ظاہر کی کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے ان کے باغ میں ان کا ہاتھ بٹائیں گے۔ آپ نے یہ شرط قبول کر لی۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد جب آپ اپنی سزا کاٹ چکے تو آپ کو رخصت ایک آخری شرط پر ملی کہ آپ حضرت عبداللہؒ کی اندھی گونگی اور بہری بیٹی سے شادی بھی کریں گے۔ آپ نے اپنی انکساری اور سزاواری کے طور پر اس شرط کے آگے بھی انکار نہ کیا اور شادی کر لی اور شادی کی رات جب آپؒ اپنی بیوی کے پاس پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ وہ تو بالکل آپ کو بتائے گئے حالات سے مختلف تھیں۔ انتہائی خوبصورت اور بالکل تندرست تھیں۔ تو آپ کو لگا کہ شاید وہ کسی غلط کمرہ میں آ گئے ہیں۔ اس خیال سے جب آپ وہاں سے نکل آئے تو حضرت عبداللہؒ (جو اب آپ کے سسر تھے) آپ کے پاس آئے اور آپ کی غلط فہمی دور فرمائی اور بتایا کہ تم صحیح جگہ گئے تھے۔ میں نے تم سے جھوٹ نہیں کہا تھا۔ میری بیٹی نے آج تک کسی ناجائز چیز کو نہیں دیکھا نہ سنا۔ نہ کوئی غلط بات کی ہے۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ وہ اندھی بہری اور گونگی ہے۔ یہ وہ عظیم والدین تھے جن سے سیدنا حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی پیدائش ہوئی۔

بچپن

آپ کا بچپن نہایت پاکیزہ گزرا۔ ابتداء ہی سے آپ کی پیشانی مبارک سے رشد و ہدایت کے آثار نمایاں تھے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود ان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

’’حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے اکابر میں سے ہوئے ہیں۔ ان کا نفس بڑا مطہر تھا۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 49)

آپ کے والد محترم کی وفات آپ کے بچپن کے ایام میں ہوگئی تھی۔ اس لئے آپ کی پرورش و تربیت آپ کی والدہ محترمہ اور دادا محترم نے کی اور خوب کی۔ جس کی عکاسی آپ کے بچپن کے ایک مشہور واقعہ سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں آپ کے سچ بولنے پر ڈاکوؤں کے سردار نے توبہ کر لی تھی۔

حصول تعلیم

سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ 18 برس کی عمر میں آپ نے اس وقت کے مشہور علمی مرکز بغداد کا سفر اختیار کیا۔ بوقت رخصت آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو چالیس دینار کی تھیلی ہاتھ میں تھماتے ہوئے نصیحت کی کہ راستی و صدق کا دامن کبھی نہ چھوڑنا اور ہر حال میں سچ بولنا۔ راستہ میں قافلہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ قافلہ میں ہر شخص اپنے مال کے چھپانے کے حیلے کرنے میں مصروف ہوا۔ مگر ماں کے اس سعادت مند شہزادے نے اپنی ماں کی اس قیمتی نصیحت کو خوب یاد کر رکھا ہوا تھا۔ لہٰذا آپ نے صاف صاف اپنی مالیت بیان کر دی۔ ڈاکو آپ کی راستبازی پر دنگ رہ گئے اور ڈاکوؤں کے سردار پر اس بات کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ وہ اور اس کے تمام ساتھی تائب ہو کر انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

میں ’’چوروں قطب بنایا ای‘‘ اسی واقعہ کو سمجھتا ہوں۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 50)

بغداد میں آپ نے اس دور کے نامور ماہر اساتذہ سے علوم و فنون کی تکمیل فرمائی۔ بعض روایات کے مطابق آپ مشہور اسلامی یونیورسٹی نظامیہ میں بھی زیر تعلیم رہے اور جلد ہی آپ ایک جید عالم دین اور نامور بزرگ کے طور پر معروف ہوگئے اور آپ کی علمیت اور فتویٰ نویسی کی دھاک بیٹھ گئی۔ چنانچہ آپ امام العلماء کی حیثیت اختیار کر گئے۔ عراق کے تمام علماء مشکل مسائل کے حل کے لئے آپ ہی کی طرف رجوع کرتے اور آپ کی مدح میں رطب اللسان رہتے۔ آپ نے مدرسہ میں 30 برس تک بطور پرنسپل خدمات بھی سرانجام دیں۔

آپ کا مقام و مرتبہ

اعلیٰ اخلاق اور بزرگی

آپ کمزور لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست پسند فرماتے، فقراء کی تواضع کرتے، چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا احترام کرتے، ہمیشہ لوگوں کی کمزوریوں کی پردہ پوشی فرماتے، مہمان نوازی بھی آپ کی ضرب المثل تھی۔

آپ سنّی حنبلی تھے۔ آپ کا روحانی سلسلہ حضرت جنید بغدادیؒ سے جاملتا ہے۔ دنیائے اسلام میں آپ کا بلند مقام ہے۔ آپ اسلام کے لئے اپنی اعلیٰ خدمات کی وجہ سے ’’غوث اعظم‘‘، ’’محبوب سبحانی‘‘، ’’قطب ربانی‘‘ اور ’’پیرانِ پیر‘‘ کے القاب سے ملقب ہوئے۔ آپ کی نورانی مجلسوں میں شریک ہونے والوں کی تعداد ستر ہزار تک بتائی جاتی ہے۔ جس میں ہر طبقہ فکر کے لوگ شامل ہوتے تھے۔ امام عبداللہ یافعی کا بیان ہے کہ آپ کی کرامات کی تعداد کا شمار حد و شمار سے باہر ہے۔

آپ کی تصوف کے لئے خدمات

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تصوف کے مشہور سلسلہ قادریہ کے بانی ہیں۔ آپ کے بڑے کارناموں میں تصوف اور شریعت کو ہم آہنگ کرنا ہے۔ جس کے لئے آپ نے بلامبالغہ لاکھوں کی تعداد میں وعظ و خطابات کئے اور چند مشہور کتب لکھیں جن کا تذکرہ اپنے مقام پر آ رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ آپ کی وفات کے بعد ان تمام اصلاحات کو، جو آپ نے طریقت و شریعت میں جسم و روح کا تعلق سمجھانے کے لئے کی تھیں، بھلا کر آپ کے ساتھ محیر العقول روایات منسوب کر دی گئیں اور ایسے ایسے واقعات آپ کے متعلق بیان کئے جانے لگے جو شریعت سے بالکل متضاد ہیں۔ آپ کے نزدیک تصوف دراصل اپنی ذاتی انا کو رضائے الٰہی کے آگے جھکانے کا نام ہے۔

آپ کے دل میں شریعت کی جو اہمیت تھی وہ اس واقعہ سے بخوبی معلوم ہوسکتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ جب آپ عبادت میں مستغرق تھے تو آپ کے گرد ایک نور چکا جس میں سے آواز آئی کہ اے عبدالقادر میں تیرا رب ہوں اور تیری عبادت و ریاضت سے بہت خوش ہوا ہوں۔ چنانچہ آج سے میں تجھے نماز معاف کرتا ہوں۔ اس پر شیخ عبدالقادرؒ نے زور سے کہا لا حول ولا قوۃ الّا باللہ۔ جب نماز محمد ﷺ کو معاف نہیں ہوئی تو عبدالقادر کیا چیز ہے۔ اس پر وہ نور یکدم بجھ گیا اور پھر آواز آئی کہ اے عبدالقادر میں شیطان ہوں۔ میں نے تجھ پر ایسا سخت حملہ کیا تھا جس سے بڑے بڑے ولیوں کو میں نے زیر کر دیا ہے لیکن تو اپنے علم کے زور پر مجھ سے بچ گیا ہے۔ اس پر شیخ عبدالقادر نے ایک مرتبہ پھر کہا لا حول ولا قوۃ الّا باللہ۔ عبدالقادر کا علم کچھ چیز نہیں۔ میں تو صرف اللہ کے فضل سے تمہارے حملہ سے بچا ہوں۔ اس پر پھر آواز آئی کہ اے عبدالقادر اس مرتبہ میں نے تجھ پر پہلے سے بھی زیادہ سخت حملہ کیا تھا لیکن تو پھر بچ گیا۔

آپ کے صوفی بننے کے سفر میں ابتدائی راہنمائی شیخ ابوالخیر حماد بن مسلم الدباس سے آپ کو حاصل ہوئی۔ اپنی تعلیم کے حصول کے بعد آپ نے بغداد سے نکل کر 25 سال تک سیاحت کی اور عراق کے صحرائی علاقوں میں پھرتے رہے۔ آپ 50 برس

کی عمر میں بغداد میں لوٹے اور تبلیغ کرنی شروع کی۔ اول آپ بغداد میں اپنے ایک استاد (المخرمی) کے قائم کردہ مدرسہ میں بطور استاد فرائض انجام دینے لگے اور جلد ہی تمام عالم اسلام سے طلباء اور مریدین آپ کی طرف کھنچے چلے آنے لگے۔ صبح میں آپ تفسیر وحدیث پڑھاتے اور سہ پہر میں آپ صوفی راستوں اور دیگر علوم سے آراستہ فرماتے۔ آپ کی مجالس میں ہزاروں کا مجمع ہوا کرتا تھا اور کہا جاتا ہے کہ آپ نے ہزاروں یہودیوں اور عیسائیوں کو دائرہ اسلام میں داخل فرمایا۔

آپ نے انسان اور خدا کے درمیان رابطے کو زندہ اور موجود ثابت فرمایا اور اپنے وجود کو بطور ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ جب لوگوں نے آپ کے صوفی ہونے کے باوجود بیش قیمت لباس پہننے اور بہترین کھانا کھانے پر اعتراض کا نشانہ بنایا تو آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں پہنتا جب تک اللہ تعالیٰ مجھے نہ کہے کہ عبدالقادر تجھے میری قسم ہے پہن اور میں اس وقت تک نہیں کھاتا جب تک اللہ تعالیٰ مجھے نہ کہے کہ اے عبدالقادر تجھے میری قسم ہے کھا۔

آپ نے خود کو نبی اکرم ﷺ کا بروز بتاتے ہوئے فرمایا: ھذا لا وجود عبدالقادر بل وجود جدّی محمد ﷺ یعنی یہ عبدالقادر کا وجود نہیں ہے بلکہ میرے دادا محمد ﷺ کا وجود ہے۔ اس فرمان سے مسئلہ بروز بخوبی واضح ہوجاتا ہے۔

آپ کا مقام و مرتبہ جماعت احمدیہ کی نظر میں

جماعت احمدیہ کے نزدیک آپ کا مقام بلند ہے اور آپ کو ایک نہایت پارسا اور ولی اللہ بزرگ تصور کیا جاتا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کا ظہور ہونا تھا چنانچہ ایسا ہی ظہور پذیر ہوا۔ حضرت شیخ صاحبؒ نہ صرف مجدد ہیں بلکہ مجددین میں بہت اعلیٰ مقام کے حامل ہیں اور حضرت مسیح موعود نے آپ کو مجددین کی فہرست میں رکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''اور ہم یقینی اور قطعی طور پر ہر ایک طالب حق کو ثبوت دے سکتے ہیں کہ ہمارے سیدو مولا آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے۔ جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانی ......''

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 91)

اسی طرح حضرت مرزا بشیرالدین خلیفۃ المسیح الثانی اپنی ایک تصنیف ''منہاج الطالبین'' کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''...... رؤیا یہ تھی کہ ایک مصلّیٰ ہے جس پر میں نماز پڑھ کے بیٹھا ہوں میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے جس کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ شیخ عبدالقادر جیلانی کی ہے اور اس کا نام منہاج الطالبین ہے یعنی خدا تعالیٰ تک پہنچنے والوں کا راستہ......''

(منہاج الطالبین صفحہ 23)

آپ کی بعض مشہور تصانیف

حضرت شیخ صاحبؒ اپنی باقی خدمات کے ساتھ ساتھ اس میدان میں بھی پیچھے نہیں رہے۔ آپ کی چند مشہور تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ کتاب سر الاسرار و مظہر الانوار
2۔ فتوح الغیب
3۔ الفتح الربّانی
4۔ جلاء الخواطر
5۔ ملفوظات
6۔ الفیوضات الربانیہ

مکرم عبدالسمیع خاں صاحب سینئر ہیڈ ماسٹر (ریٹائرڈ)

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت چوہدری دولت خاں صاحب کاٹھگڑھی

حضرت چوہدری دولت خاں صاحب کاٹھگڑھی نے 1905ء میں دستی بیعت کی۔ وصیت نمبر 2502 تاریخ تحریر 27-اگست 1926ء ہے۔ 21-اپریل 1960ء کو چک 497 ج۔ب تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں بعمر 90 سال وفات پائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ نمبر 10 حصہ 25 قبر نمبر 5 قطعہ رفقاء میں مدفون ہیں۔

مکرم عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ

آپ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور کے رہنے والے تھے۔ راجپوت قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ 1947ء میں قیام پاکستان کے بعد اپنے گاؤں کاٹھ گڑھ سے ہجرت کر کے تحصیل شورکوٹ چک 497 ج۔ب ضلع جھنگ میں آباد ہوئے۔ 1923ء میں ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد قیام پاکستان تک جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ کے سیکرٹری مال اور موجودہ جماعت چک 497 ج۔ب کے مستقل سیکرٹری مال رہے اور صدر جماعت بھی رہے۔ جماعت کے اس عہدہ کو نہایت کامیابی اور محنت کے ساتھ نبھایا۔ چندہ باقاعدہ ادا کرتے اور دوسروں سے بھی وصول کر کے مرکز کو بروقت ارسال کرتے۔ دعوت الیٰ اللہ کا بہت شوق تھا۔ کوئی موقع دعوۃ الیٰ اللہ کا ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے جو فضل آپ پر ہوئے ہمیشہ ان کا ذکر کرتے اور سلسلہ کے کارکنوں کا خصوصیت سے ذکر کرتے۔ باوجود بوڑھے اور کمزور ہونے کے خود کھانا لا کر پیش کرتے۔ آپ محکمہ جنگلات میں ملازم تھے۔ اپنے فرائض نہایت محنت اور دیانتداری سے ادا کرتے۔

آپ جب احمدی ہوئے تو آپ کا افسر ناراض ہوگیا اور کہا ''دولت خاں! اب میں دیکھوں گا تمہیں کون ترقی دلاتا ہے۔'' آپ نے کہا ''اللہ تعالیٰ ترقی دینا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا۔'' جب موقعہ آیا اور آپ کے بالا افسر کا حکم آیا کہ اپنے ماتحتوں کی ترقی کے لئے سفارش کرو تو آپ کے افسر نے آپ کی بجائے دوسرے آدمی کی سفارش کردی لیکن بالا افسر کا حکم آیا کہ ہمارے حکم کی تعمیل کرو، ترقی دولت خان کو دی جاتی ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میرا افسر مجھے مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس امرتسر لے گیا۔ جب مولوی صاحب سے آپ کی گفتگو ہوئی تو مولوی ثناء اللہ نے کہا ''پتہ نہیں مرزا صاحب اپنے ماننے والوں کو کیا پڑھا دیتے ہیں۔ ہر سوال کا جواب ان کے پاس موجود ہوتا ہے۔''

مولوی عارف صاحب لکھتے ہیں کہ پندرہ بیس دن (وفات سے) پہلے بندہ نے ان سے چک 497 ج۔ب میں ملاقات کی تو باوجود بیمار ہونے کے میرے پاس آ کر بیٹھ گئے اور حضرت مسیح موعود کا ذکر فرماتے رہے۔'' (الفضل 4 مئی 1960ء)

آپ کا سارا خاندان نمازی اور دیندار تھا۔ ہمارے دادا جان مولوی عبدالسلام صاحب کے اس خاندان سے گہرے تعلقات تھے۔

18، 19، 20-اپریل 1930ء کی مشاورت کی رپورٹ صفحہ 225 پر درج ہے۔ ''کاٹھ گڑھ کی جماعت نے جو 6 سکول جاری کئے ہیں۔ 1۔ مڈل سکول مردانہ 2۔ پرائمری سکول زنانہ 3۔ نائٹ سکول مردانہ 4۔ نائٹ سکول زنانہ 5۔ بالغان سکول مردانہ 6۔ بالغان سکول زنانہ

ان سکولوں کے انتظام کے لئے کمیٹی مقرر کی گئی۔ اس کے صدر دولت خاں صاحب ہیں۔ مولوی عبدالسلام صاحب امیر جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ کی زیر ہدایت نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے یہ کمیٹی کام کررہی ہے۔

ہر سال مشاورت میں شمولیت اختیار کرتے رہے۔ چک 497 ج۔ب میں ان کے گھر نماز باجماعت کا انتظام ہوتا تھا جب تک بیت تیار نہ ہوئی۔ مولوی عنایت اللہ خلیل صاحب مربی مشرقی افریقہ کے آپ حقیقی چچا تھے۔ آپ کے خاندان میں سے ہی آپ کے بھتیجے عبدالعزیز خاں صاحب کے بیٹے عبدالکریم شاہد صاحب (والد مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب) مربی سلسلہ تھے۔

دولت خاں صاحب کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ آپ کے بیٹے چوہدری علی محمد خاں صاحب آپ کی وفات کے بعد سیکرٹری مال چک 497 ج۔ب رہے۔ علی محمد صاحب نے دو بھتیجوں شریف احمد صاحب اور عبداللطیف صاحب جن کی والدہ بچپن میں وفات پا چکی تھیں، ان کی پرورش کی اور اپنی دو بیٹیوں کی شادی ان سے کی۔

علی محمد خاں صاحب 1973ء میں وفات پا گئے جبکہ دوسرے بیٹے محمد علی صاحب بعد تک زندہ رہے۔ محمد علی صاحب کے بیٹے عبداللطیف خاں صاحب محلّہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق میں مقیم ہیں۔ ان کے ایک بیٹے شریف خاں صاحب وفات پا چکے ہیں۔ محمد علی صاحب کی دوسری شادی سے سلطان محمود صاحب ساکن چک 2T.D.A جبکہ باقی اولاد لاہور میں ہے۔

بیت الذکر ٹیلے پر تھی۔ سیڑھیاں چڑھ کر جاتے تھے۔ ان کی طرف سے راستہ پتھروں پر سے گزر کر تھا لیکن دولت خاں صاحب اور ان کا خاندان باقاعدہ نماز کے لئے آتا تھا۔ کسی زمانے میں یہ خاندان ٹیلے پر آباد تھا۔ اسی مناسبت سے اس خاندان کو ''اوپر والے'' کہتے تھے۔ مگر ہماری ہوش میں تو یہ میدانی علاقہ پر ہی آباد تھے۔

وفات کی خبر 26-اپریل 1960ء کو روزنامہ الفضل میں شائع ہوئی۔

آپ موصی تھے اس لئے آپ کا جنازہ 22-اپریل 1960ء بروز جمعۃ المبارک چک 497 ج۔ب سے بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد احاطہ بیت المبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ جہاں نعش کو سپرد خاک کیا گیا۔ آپ نے ایک بیوہ، ایک لڑکی اور دو لڑکے اپنی یادگار چھوڑے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم چوہدری صاحب کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں خاص مقام قرب سے نوازے۔

آئین میں ترامیم

8/اپریل 2010ء کو 1973ء کے آئین میں کی گئی اٹھارہویں ترمیم قومی اسمبلی سے منظور ہوئی۔ یوں کنکرنٹ لسٹ اور مشرف دور میں کی جانے والی سترہویں ترمیم کا خاتمہ کردیا گیا، صدر کے اختیارات میں کمی اور 58 ٹو بی کا خاتمہ ہوا، فوجی آمر ضیاء الحق کا نام آئین سے خارج کردیا گیا، صوبہ سرحد کا نام تبدیل کر کے خیبر پختونخواہ کردیا گیا۔ بعد ازاں دسمبر میں 19 ویں ترمیم کے ذریعے ججوں کی تقرری کے حوالے سے نئے قواعد وضع کئے گئے۔

(سنڈے ایکسپریس 2 جنوری 2011ء)

مترجم: پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق ڈاکٹر مجاہد کامران کی نادر کتاب پر ''ڈان'' اخبار کا تبصرہ

نوٹ:۔ روزنامہ ڈان (انگریزی) کی 26 جنوری 2014ء کی اشاعت میں ڈاکٹر مجاہد کامران وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی 329 صفحات پر محیط نئی کتاب The Inspiring Life of Abdus Salam ''ڈاکٹر عبدالسلام کی جذب و ولولہ اجاگر کرنے والی زندگی'' (شائع کردہ یونیورسٹی آف دی پنجاب پریس۔ لاہور) پر پنجاب یونیورسٹی شعبہ انگریزی کے اسسٹنٹ پروفیسر شہباز خان صاحب کے قلم سے خوبصورت تبصرہ شائع ہوا ہے۔ اس انگریزی تبصرے کا مکمل ترجمہ قارئین الفضل کی نذر ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام نے کیمبرج یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تو اسی وقت مشہور و معروف ماہر طبیعات و ریاضیات Freeman Dyson نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ پاکستان واپس نہ جائیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے مشورہ دینے پر ان کا شکریہ ادا کیا اور انہیں بتایا کہ وہ وطن واپس جا رہے ہیں۔ ڈائسن چاہتے تھے کہ وہ پہلے امریکہ آکر پانچ سال کے لئے ریسرچ کے کام میں جت جائیں اور بعد میں اپنے لوگوں کی مدد کریں۔ بقول ڈائسن سلام نے کنایوں اشاروں میں کہا ''فزکس تو انتظار کرسکتی ہے لیکن ان کے لوگ نہیں''۔ یہ تھی سلام کی اپنے لوگوں کی خدمت کرنے کی سچی لگن! لیکن جب وہ 1951ء میں گورنمنٹ کالج لاہور کے سٹاف میں شامل ہوگئے تو اس عبقری سے مروت کے لئے ہر شخص راضی نہیں تھا۔ ع

کیا کیا نہ جفائیں ہم نے سہیں

کالج میں ریاضی کے پروفیسر کا منصب سنبھالنے کے جلد بعد سلام ایک اور شہرت یافتہ ماہر طبیعات Wolfgang Pauli کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے کی غرض سے بمبئی (انڈیا) چلے گئے۔ جب وہ لاہور واپس آئے تو گورنمنٹ کالج کے پرنسپل نے انہیں پیشگی اجازت لئے بغیر ڈیوٹی سٹیشن چھوڑنے پر مورد الزام ٹھہرایا۔ کے کے عزیز کا کہنا ہے کہ سلام کو خدشہ محسوس ہوا کہ انہیں ملازمت سے فارغ کر دیا جائے گا۔ کے کے عزیز لکھتے ہیں: ''سلام کے شاندار کارناموں پر ان کو عزت دینے کی بجائے کالج اور محکمہ تعلیم کی جانب سے ان کی سبکی کی گئی۔

سلام کو سرکاری رہائش گاہ، جس کے وہ حقدار تھے دینے سے انکار کیا گیا اور جب انہوں نے اس معاملہ کے متعلق اس وقت کے وزیر تعلیم سردار عبدالحمید دستی سے اپیل کی تو انہیں روکھا جواب دیا گیا ''اگر آپ کو مناسب حال لگتا ہے تو کام جاری رکھیں ورنہ چھوڑ دیں''۔ کچھ عرصہ بعد کالج کے پرنسپل نے سلام سے کہا کہ روزی ''حلال'' کرنے کے لئے انہیں تین باتوں میں سے ایک کرنا ہوگی۔ قائداعظم ہاسٹل کے سپرنٹنڈنٹ کے طور پر فرائض انجام دینا یا کالج کے حسابات کی نگرانی کرنا یا کالج فٹ بال ٹیم کی ذمہ داری سنبھالنا۔ بالآخر ڈاکٹر عبدالسلام نے یہ تیسری ذمہ داری سنبھالی۔

اکتوبر 1953ء کو پنجاب کے وزیر تعلیم چوہدری علی اکبر نے کالج کا دورہ کیا اور اپنی دلچسپی فقط ہر سال یونیورسٹی امتحان پاس کرنے والے طلباء کی تعداد پر مرکوز کرتے ہوئے توہین آمیز لہجے میں کہا: ''مثال کے طور پر اگر پروفیسر سلام (کے طلباء) کی کامیابی کی شرح مجھے خوش نہیں کرے گی تو میں انہیں واپس جھنگ بھجوا دوں گا''۔

یہ وہ موقع تھا جب سلام نے اپنے ایک رفیق کار سے کہا ''میں نے سوچ لیا ہے۔ مجھے لازماً کہیں بیرون ملک ملازمت حاصل کرنی چاہیئے۔ بیرون ملک ملازمت حاصل کرنا کوئی مسئلہ نہ تھا۔ جب ان کی دلی خواہش انہیں اپنے ملک کی خدمت کے لئے کھینچ کر لے آئی، باجود اس کے کہ ملک کے بیوروکریٹس (نوکر شاہی ٹولہ) اور سیاستدان ان کے ساتھ ناروا سلوک سے پیش آتے تھے، انہیں کیمبرج واپس لانے کی کوششیں جاری تھیں ان (کوشش کرنے والوں) میں سب سے آگے ایڈنبرا میں نیچرل فلاسفی کے پروفیسر N.Kemmer تھے جو اس سے پہلے ریاضیات کے لیکچرار اور کیمبرج یونیورسٹی کے ٹرینٹی کالج کے فیلو تھے۔ پروفیسر Kemmer کے مطابق سلام پاکستان کے ایک عظیم ترین شہری ہیں اور کیمبرج یونیورسٹی میں لیکچر شپ کے لئے دنیا میں کسی بھی دوسرے شخص کے مقابلہ میں وہ پہلے نمبر پر ہیں۔ آخرکار سلام نے یہ پیشکش منظور کرلی لیکن یہ بھی ممکن ہے ان کے اس فیصلہ کن اقدام کا اول مقصد ان کی یہ تمنا ہو کہ پاکستان میں ایک اپنا شہرہ آفاق نظری طبیعات کا ادارہ قائم کرنے کے لئے انہیں ضروری سرمایہ حاصل ہو جائے۔ آخرکار ان کا یہ خواب جزوی طور پر پورا ہوگیا۔ کیونکہ انہوں نے لندن کے امپیریل کالج میں نظری طبیعات کا ایک شعبہ قائم کرلیا اور بعد میں اٹلی میں شہر ٹریسٹے میں نظری طبیعات کا بین الاقوامی مرکز قائم کیا۔

ڈاکٹر مجاہد کامران کی پُرکشش کتاب

ڈاکٹر مجاہد کامران نے پاکستان کے ایک عظیم ترین شہری کی ایسی تصویر کشی کی ہے کہ ان کی کتاب ''ڈاکٹر عبدالسلام کی جذب و ولولہ اجاگر کرنے والی زندگی'' کو ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ ملک کی جانب سے کئے جانے والے سلوک کے کفارہ کی کوشش کے طور پر پڑھا جاسکتا ہے۔ یہ سادہ اور پُرکشش تذکرہ ایسے شہری کی کہانی بیان کرتا ہے جو بیشمار لوگوں کے نزدیک قوم کے لئے توقیر کا عظیم ذریعہ بن گیا ہے۔ ڈاکٹر کامران نے کئی ذرائع سے خوشہ چینی کی ہے جس میں ڈاکٹر سلام کے ساتھ ان کی ذاتی گفتگو بھی شامل ہے۔ تاکہ ایسی دلکش حکایت منصہ شہود پر آجائے جو اس ماہر طبیعات کے ابتدائی سالوں سے شروع ہو کر اس کے سکول اور کالج اور یونیورسٹی میں اس کی کامرانی آب و تاب دکھلاتی چلی جاتی ہے جبکہ وہ (ڈاکٹر سلام) کائنات کی حقیقت معلوم کرنے سے متعلق اپنے خواب کی تعبیر میں کوشاں تھے۔ مصنف کتاب سلام کی اٹھان کا ذکر کرتے ہوئے جھنگ میں سلام کے سکول اور کالج کے دنوں اور پھر گورنمنٹ کالج (لاہور) اور بعد میں کیمبرج کے زمانہ کے بہت سے دلچسپ واقعات بھی بیان کرتے ہیں۔ کتاب کو پندرہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے اور اس میں دو ضمیمے بھی شامل ہیں جو سلام کے متعلق معلومات مہیا کرتے ہیں جن میں بعض چیزیں پہلی مرتبہ شائع ہو رہی ہیں جیسا کہ سلام کے میٹرک سے لے کر ایم ایس سی تک کے تعلیمی ریکارڈ کی تفصیلات۔

مجاہد کامران خود بھی طبیعات کے پروفیسر ہیں وہ اپنی کتاب کی Readership (پڑھنے والوں کا دائرہ) محدود کرسکتے تھے لیکن انہوں نے سلام کا بحیثیت ایک ماہر طبیعات اور بحیثیت ایک انسان تذکرہ کرتے ہوئے توازن قائم رکھنے کا اہتمام کیا ہے جب سے سترہ سال کی عمر میں سلام نے اپنا پہلا سائنسی مقالہ شائع کیا تب سے لامحالہ ان کا اوڑھنا بچھونا سائنس ہی بن گیا تھا۔ (اس لئے) جہاں جہاں ڈاکٹر سلام کی طبیعات کے لئے خدمات کا تذکرہ ہوا ہے۔ ڈاکٹر مجاہد کامران نے اس کو نہایت سہل الحصول اور قابل فہم انداز میں بیان کیا ہے۔ مجاہد کامران کا سائنس کے لئے جذبہ و شوق کہ انہوں نے اس موضوع پر چھ کتب تصنیف کی ہیں۔ سلام کی اس شاعرانہ حس و ادراک کی اہمیت کو کبھی بھی کم کر کے نہیں دکھاتا جو بہت ابتدائی عمر سے سلام کے دل میں موجود تھی۔ اس بات کا ذکر بڑے مزے سے کیا گیا ہے کہ سلام نے کالج میگزین کے لئے کیسے ایک مقالہ لکھا جس میں انہوں نے اس زمانے کا تعین کیا ہے جب مرزا غالب نے اپنا تخلص اسد سے بدل کر غالب کرلیا۔ آگے چل کر اس بات کو محویت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح سلام نے ریاضیات میں ایم ایس سی کی بجائے انگریزی ادب کا کورس مکمل کرنے کا سوچا تھا۔ ڈاکٹر مجاہد کامران کی یہ کتاب اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ سلام کے اندر ایک شاعر چھپا ہوا تھا۔

ایک بھرپور سوانح عمری

ڈاکٹر مجاہد کامران کی کتاب The Inspiring Life of Abdus Salam ایک بھرپور سوانح عمری ہے جو ڈاکٹر سلام کی کامرانیوں کی بھی نشاندہی نہیں کرتی بلکہ ان کے مصائب کا بھی پتہ دیتی ہے۔ (یہ کتاب) ان کے گورنمنٹ کالج کے دنوں سے لے کر جب وہ اپنے کلاس فیلو پریم لوتھر جو Appendicitis کی تکلیف میں مبتلا ہوگیا تھا کی چارپائی کے پاس چوبیس گھنٹے بیدار رہے اور Appendicitis سے متعلق انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں جو کچھ درج تھا وہ سب پڑھ کر اس کی دیکھ بھال کرتے رہے۔ اس وقت تک کے واقعات بیان کرتی ہے جب انہوں نے Catalunya Prize جیتا اور ساتھ دو لاکھ ڈالر کا جو چیک ملا وہ انہوں نے دوسروں کی مدد کے لئے خرچ کر دیا۔ یہ کتاب ہلکے پھلکے واقعات اور چٹکلوں کی پھوار بھی مہیا کرتی ہے جس سے سلام کی انسانی فطرت کے ایک پہلو کا اظہار ہوتا ہے۔

تم سے کوئی شکوہ نہ کیا

قاری کو کتاب میں کہیں بھی اپنے ملک کی طرف سے روا رکھے جانے والے سلوک سے متعلق سلام کے لب پر حرف شکایت دکھائی نہیں دیتا۔ سلام کو 1979ء میں فزکس کا نوبیل انعام ملنے کے فوراً بعد ہندوستان کی طرف سے دورہ کرنے کی دعوت موصول ہوئی تھی۔ اس کے بعد پاکستان نے بھی ایسا ہی کیا۔ سلام (پہلے) پاکستان آئے لیکن ان کے خطابات کے مقامات (بوجہ مخالفانہ مظاہرے۔ مترجم) تبدیل کرنے پڑے۔ تقریبات منسوخ کرنا پڑیں اور جان سے مار دینے کی دھمکیاں ملنے لگیں۔ ان کی مادر علمی گورنمنٹ کالج نے انہیں اپنی درسگاہ کو دیکھنے تک کی دعوت نہ دی۔ اس سے اگلے سال وہ ہندوستان گئے جہاں (اس وقت کی وزیراعظم) اندرا گاندھی نے انہیں اپنی رہائش گاہ پر آنے کی دعوت دی۔ اپنے ہاتھوں سے ان کے لئے کافی تیار کی اور یہ کہتے ہوئے نیچے قالین پر بیٹھ گئیں کہ آپ کی تکریم کرنے کا میرا یہ قرینہ ہے۔ ع

کتابے و فرصتے و گوشہ چمنے

ڈاکٹر عبدالسلام کی یہ سوانح عمری The Inspiring Life of Abdus Salam بے حد دلکش اور ہاتھ سے نہ چھوڑنے والی کتاب ہے۔ اگرچہ سلام ہماری قوم کے شعوری دائرہ کی بیرونی حد تک ہی موجود ہیں لیکن ڈاکٹر کامران نے انہیں مرکزی حیثیت میں لانے کی کوشش کی ہے۔ یہ کتاب ہمیں سلام کی ولولہ انگیز شخصیت سے روشناس کراتی ہے۔

اہل یونان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ تعزیت نامے نہیں لکھا کرتے تھے لیکن کسی شخص کی وفات پر صرف ایک سوال پوچھتے تھے کہ کیا وہ شخص کوئی جذبہ اور ولولہ رکھتا تھا؟ سلام کے متعلق یہ بات مجاہد کامران سے دریافت کریں تو وہ کہیں گے۔ یقیناً

بقیہ از صفحہ 2 سوال و جواب

بعد فرمایا کہ مجھے ابھی کشفاً اللہ تعالیٰ نے دکھایا ہے کہ تم خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہو اور تمہارے ساتھ ساٹھ ستر ہزار لوگ طواف کر رہے ہیں۔ تو کہتے اس لئے میں تو پہلے ہی حاجی ہوں۔

س: صبر کے حوالہ سے خطبہ میں مکرم عبدالوہاب صاحب کا کون سا واقعہ بیان ہوا؟

ج: فرمایا! صبر ایک بڑی خاصیت تھی۔ جس روز ان کے ایک داماد جو امریکہ میں شہید ہوگئے تھے۔ وہاں کسی نے ڈاکہ ڈالا اور ان کو ان کی جگہ پر قتل کر دیا تو کہتے ہیں اس روز جامعہ احمدیہ غانا کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات تھی۔ پروگرام پر آنے سے قبل امیر صاحب کو یہ اطلاع مل گئی تھی۔ ظاہر ہے ایک باپ کی حیثیت سے بیٹی بیوہ ہوگئی ہے۔ فکر ہونی چاہئے۔ جوان بیٹی تین بچے، لیکن تین چار گھنٹے اس فنکشن میں شامل رہے اور چہرے پر بالکل آثار نہیں آنے دیئے کہ یہ واقعہ ہو چکا ہے اور تمام فنکشن بڑی مسکراہٹ سے گزارا اور شام کے وقت جب سب کچھ ختم ہوگیا پھر بتایا کہ یہ حادثہ ہوگیا۔

س: ملک مظفر صاحب نے وہاب صاحب کے سیاسی اثر ورسوخ کے متعلق کس واقعہ کا ذکر کیا ہے؟

ج: فرمایا! ملک مظفر صاحب کہتے ہیں۔ سیاسی اثر و رسوخ کا اس طرح ایک دفعہ اندازہ ہوا کہ خاکسار اکرا سے ٹیما جا رہا تھا راستے میں بیریئر تھا اخبار وہاں فروخت ہو رہا تھا۔ اخبار کے سرورق پر وہاب صاحب کی نمایاں فوٹو نظر آئی تو میں نے مقامی مربی سے معلوم کرایا تو انہوں نے بتایا کہ ابھی چند ہفتے پہلے گھانا میں جنرل الیکشن ہوئے تھے اور موجودہ پارٹی اور حزب اختلاف نے صرف معمولی فرق کے ساتھ الیکشن جیتے تھے جو کہ حکومت مان نہیں رہی۔ اس موقع پر بڑے ہنگامے اور بدامنی کا خطرہ تھا۔ وہاب صاحب نے دونوں پارٹیوں کے لوگوں سے مل کر پُرامن انتقال اقتدار کے لئے جو بھرپور کوشش کی ہے یہ خبر اسی کیلئے ہے اور قوم اس کو سراہ رہی ہے۔

س: مکرم عبدالوہاب صاحب کے متعلق مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کا بیان درج کریں؟

ج: عطاء المجیب صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث چند روز کے لئے ربوہ سے اسلام آباد گئے۔ وہاب صاحب کو امیر مقامی مقرر کیا اور مولانا ابو العطاء صاحب کو نائب امیر مقرر کیا۔ مجھے بھی انہوں نے جب میں گھانا میں تھا کئی دفعہ بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مجھے ایک سبق دینا چاہتے تھے ایک نصیحت کرنا چاہتے تھے۔ ان کا اپنا انداز تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا اور نصیحت تھی کہ بعض باتیں بعض جگہ سے پہنچ رہی تھیں بعض گھانین کی کہ جو ہمارا گھانین ہے مشنری ہے قابل ہے لائق ہے اس کو کیوں ہمارا امیر نہیں بنایا جاتا کیوں پاکستانی امیر ہے ہمارا۔ تو یہ سبق تھا کہ تم اپنے گھانا کی باتیں کر رہے ہو میں تمہیں ربوہ کا امیر مقامی بنا رہا ہوں۔ اس پر ہمیشہ خود وہاب صاحب کہتے تھے کہ مجھے اس سے بڑی نصیحت حاصل ہوئی اور یہی وجہ ہے کہ پھر انہوں نے وہاں کی جماعت میں خلافت کے لئے ایک بڑا احساس پیدا کیا ایسا جو ان کے دلوں میں گڑ گیا۔

س: حضور انور نے مکرم عبدالوہاب صاحب کے متعلق اپنا کون سا واقعہ بیان کیا ہے؟

ج: فرمایا! میں نے اپنا بھی ذکر کیا میں رہا ہوں وہاں۔ ان کے گھر بھی رہا ہوں کچھ دن شروع میں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا۔ پاکستانی کھانوں کا اور صرف میرا نہیں بلکہ ہر پاکستانی جو جاتا تھا اس کا خیال رکھتے تھے اور ایک خوبی جوان کی تھی نوافل اور تہجد کی میں نے دیکھی ہے۔ ایک دفعہ ایک لمبے سفر کے بعد ٹمالے میں نارتھ ریجن میں ہم تھے وہاں یہ آئے اور بڑی خراب سڑک تھی بڑا لمبا سفر تھکا دینے والا رات گیارہ بجے پہنچے۔ کھانا کھایا بارہ بجے فارغ ہوئے تو رات کو میری آنکھ کھلی تو دیکھا باہر بیت الذکر کے صحن میں صفیں بچھی ہوتی تھیں تو وہاں انتہائی خشوع وخضوع سے نوافل پڑھ رہے تھے رات کا ڈیڑھ بجا تھا۔ شاید پتا نہیں کب سے پڑھ رہے تھے۔ آدھا پونا گھنٹہ شاید سوئے ہوں گے اور پھر نفل شروع کر دیئے۔ تھکاوٹ ہو یا کچھ ہو انہوں نے اپنے نوافل کبھی نہیں چھوڑے۔

س: مکرم عبدالوہاب صاحب کا اپنے ماتحتوں کے ساتھ کیا سلوک تھا؟

ج: فرمایا! قریشی داؤد صاحب نے لکھا کہ ایک دفعہ میں رخصت پر پاکستان گیا تھا۔ واپس آیا تو کسی دوست کو کہا کہ فلاں وقت رات گیارہ بجے فلائٹ آنی ہے تم مجھے لینے آ جانا۔ جب میں جہاز سے اتر کر باہر آیا ہوں تو میری حیرت کی انتہا نہیں رہی کہ اس وقت بھی رات کو عبدالوہاب آدم صاحب ائیر پورٹ پر دروازے پر کھڑے تھے۔

س: مکرم عبدالوہاب صاحب کی وفات پر حکومت گھانا نے کیا پروٹوکول دیا؟

ج: فرمایا! ان کی وفات بھی بڑے سرکاری اعزاز کے ساتھ ہوئی اور صدر مملکت نے وہاں اپنے سٹیٹ ہاؤس میں ان کا جنازہ منگوایا وہیں پڑھوایا پورا حکومتی پروٹوکول دیا۔ جنازہ لے جانے کیلئے حکومت کی جانب سے پولیس اور آرمی اور پیراملٹری فورسز کی گاڑیوں نے مکمل اعزاز دیا۔ پھر وہاں پوری کارروائی ہوئی اور سٹیٹ ہاؤس میں مختلف وزراء نے صدر نے نائب صدر نے ان کے بارے میں خیالات کا اظہار کیا۔ اسی طرح وہاں کے جو مختلف مذہبی رہنما تھے انہوں نے ان کے حق میں بہت کچھ کہا۔

س: مکرم عبدالوہاب صاحب کی وفات پر گھانا کے میڈیا کا کیا کردار رہا؟

ج: فرمایا! مقبرہ موصیان گھانا میں ان کی تدفین ہوئی اور میڈیا پر بھی کافی کوریج ہوئی۔ گھانا ٹیلی ویژن نے پوری کوریج دی اور سٹریمنگ پر دنیا میں بھی دکھائی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم سفیر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ خانپور ضلع رحیم یار خان تحریر کرتے ہیں۔

نبیل احمد ولد مکرم بشارت احمد صاحب موضع لیوا رام جماعت خان پور نے 8 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 18 جولائی 2014ء کو بعد از نماز مغرب وعشاء اس کی تقریب آمین منعقد ہوئی خاکسار نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو ہمیشہ قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم ملک عبدالرحیم صاحب معلم وقف جدید شادیوال ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے شایان رحیم نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک عبدالرؤف صاحب زعیم انصاراللہ ساکن چک نمبر 35 شمالی سرگودھا کا پوتا اور مکرم ملک ظہور احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسۃ الحفظ ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو سلامتی والی فعال زندگی والا اور دین کا خادم بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سعیداللہ ملہی صاحب دارالنصر غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرا بیٹا جری اللہ خان ملہی عمر ساڑھے گیارہ سال پیدائشی طور پر گردوں اور پیشاب میں رکاوٹ کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ تقریباً 10 چھوٹے بڑے آپریشن ہو چکے ہیں۔ ایک گردہ نکال دیا گیا دوسرا ابھی شدید طور پر متاثر ہو چکا ہے۔ جسم میں یوریا اور کرٹینن کی مقدار انتہائی حد سے تجاوز کر چکی ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں داخل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ شافی مالک، قادر خدا اسے شفائے کاملہ وعاجلہ سے نوازتے ہوئے اسے صحت وتندرستی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر امجد علی کھرل صاحب ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے ایک عزیز مکرم چوہدری عظمت حیات صاحب سرگودھا کے گردوں میں پتھری ہے۔

نیز خاکسار ہارٹ اور شوگر کا مریض ہے درخواست دعا ہے کہ اللہ میاں اپنے فضل سے دونوں کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت و تندرستی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ حبۃ النور صاحبہ ٹیچر مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میرے والد مکرم امتیاز علی قریشی صاحب ابن محترم افتخار علی قریشی صاحب حلقہ بیت المبارک ربوہ کو ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے سٹروک ہوا تھا جس کی وجہ سے داہنی آنکھ اور یادداشت پر کچھ اثر ہوا ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل رہے اب گھر پر ہی علاج جاری ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد محترم کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور درازی عمر سے نوازے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ترکہ
مکرم رحمت علی خان صاحب)

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے خاوند مکرم رحمت علی خان صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 29 بلاک نمبر 4 محلّہ دارالبرکات برقبہ 10 مرلہ 198 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے بیٹوں مکرم محمود احمد صاحب، مکرم ممتاز علی صاحب اور مکرم ذوالفقار علی صاحب کے نام بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔ خاکسار اور میری بیٹیوں کو کوئی اعتراض نہ ہے۔ مکرمہ روبینہ ظہیر صاحبہ کی دستبرداری بعد میں بھجوا دی جائے گی۔

تفصیل ورثاء:۔

1۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ شاہینہ کوثر جمال صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ مبشرہ کوثر صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ فرزانہ شرافت صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ نصرت ناہید صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ محمودہ کوثر صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ روبینہ ظہیر صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرم محمود احمد صاحب (بیٹا)
9۔ مکرم ذوالفقار علی صاحب (بیٹا)
10۔ مکرم ممتاز علی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جا سکتی ہے

5-اگست 2014ء

12:50 am	ریئل ٹاک
1:50 am	راہ ہدیٰ
3:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24-اکتوبر 2008ء
4:25 am	ملیالم سروس
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:00 am	الترتیل
6:30 am	حضور انور کا دورہ بھارت
7:25 am	کڈز ٹائم
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24-اکتوبر 2008ء
9:25 am	روحانی خزائن کوئز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 pm	یسرنا القرآن
11:55 am	گلشن وقف نو
1:00 pm	الف اردو
1:40 pm	آسٹریلین سروس
2:05 pm	سوال و جواب
3:05 pm	انڈونیشن سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء (سندھی ترجمہ)
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:25 pm	الف۔اردو
9:00 pm	پریس پوائنٹ
10:05 pm	Pakistan In Prespective
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:00 pm	گلشن وقف نو

6-اگست 2014ء

12:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء (عربی ترجمہ)
2:00 am	پریس پوائنٹ
3:00 am	عصر حاضر
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	گلشن وقف نو
7:15 am	الف اردو
7:55 am	پریس پوائنٹ
8:55 am	The Finality of Prophethood
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 31 دسمبر 2012ء
1:15 pm	ریئل ٹاک
2:15 pm	سوال و جواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	سواحیلی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	الترتیل
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24-اکتوبر 2008ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	دینی و فقہی مسائل
9:00 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ قادیان

7-اگست 2014ء

12:35 am	ریئل ٹاک
1:35 am	دینی و فقہی مسائل
2:30 am	کڈز ٹائم
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24-اکتوبر 2008ء
4:05 am	انتخاب سخن
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
6:00 am	الترتیل
6:30 am	جلسہ سالانہ قادیان
7:45 am	دینی و فقہی مسائل
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا دورہ بھارت
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 2 ستمبر 1997ء
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء (بنگلہ ترجمہ)
8:05 pm	Prophecies In The Bible (بائبل میں موجود پیشگوئیاں)
8:45 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:10 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
9:40 pm	ترجمۃ القرآن
10:45 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر Live

الفضل میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

ربوہ میں سحر و افطار 25 جولائی

انتہائے سحر	3:44
طلوع آفتاب	5:17
زوال آفتاب	12:15
وقت افطار	7:13

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

25 جولائی 2014ء

5:30 am	درس القرآن 28 جنوری 1998ء
12:45 pm	راہ ھدیٰ
3:25 pm	درس القرآن 29 جنوری 1998ء
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2014ء
11:05 pm	رمضان المبارک۔سوال و جواب

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

ڈسکاؤنٹ مارٹ ہو
اور عید کے موقع پر ڈسکاؤنٹ نہ ہو
ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔
جیولری، کاسمیٹک، پرفیوم مناسب دام
ڈسکاؤنٹ مارٹ ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
0333-9853345,0343-9166699

کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ڈیجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

FR-10

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

آندرے آس لینگویج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دار الرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

پلاٹ برائے فروخت
ایک پلاٹ واقع دار العلوم شرقی تقریباً 10 مرلہ برائے فروخت ہے۔
ڈیلرز حضرات سے معذرت
رابطہ: 0423516450,0305434308

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبد الحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔
نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیرئیر ڈیکوریشن کی جاتی ہے
145۔ فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: قیصر خلیل خاں
Cell:0332-4828432,0323-3354444